OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

اسلامی نقطہ نظر سے بدعنوانی کے اثرات وسد باب کا تحقیقی جائزہ

A research review of the effects and solutions of corruption from an Islamic perspective

Abdul Waheed Usmani
Research Scholer, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: abdulwaheedusmani313@gmail.com

Dr. Muhammad Shamim Akhter
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: m.shamim@hamdard.edu.pk

Bashir Ahmed
Research Scholer, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: bashirahmed2737@yahoo.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Chairman & Associate Professor, Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Received on: 03-01-2024 Accepted on: 04-02-2024

Abstract

Corruption is a pervasive societal ill that undermines the moral fabric of communities, hampers economic growth, and erodes public trust in institutions. This research delves into the multifaceted effects of corruption from an Islamic standpoint, seeking to understand its implications on individuals, societies, and governance structures. Drawing upon Islamic principles and teachings, the paper examines corruption as a violation of ethical and moral values outlined in the Quran and Sunnah. The research identifies a spectrum of consequences associated with corruption, ranging from economic disparities to social unrest and political instability. Through an exploration of Islamic jurisprudence, the paper highlights the inherent incompatibility of corruption with the principles of justice, accountability, and transparency promoted by Islam. Additionally, the study scrutinizes the root causes of corruption within an Islamic framework, emphasizing the importance of fostering a virtuous and just society. In proposing solutions, the research advocates for a comprehensive approach

rooted in Islamic ethics. It underscores the role of education, ethical leadership, and institutional reforms in mitigating corruption. The paper also delves into the significance of fostering a culture of accountability and promoting values such as honesty and integrity as essential components of an Islamic anti-corruption framework. By synthesizing Islamic teachings with contemporary insights, this research contributes to the discourse on corruption, offering a nuanced perspective that integrates religious principles with practical solutions. In doing so, it aspires to provide a foundation for policymakers, scholars, and practitioners to develop strategies aligned with Islamic values in the ongoing global effort to combat corruption and promote ethical governance.

Keywords: Corruption, Islamic Perspective, Ethics, Accountability, Remedial Measures

تمہید

پوری دنیا خصوصاً وطن عزیز پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں سب سے زیادہ گفت وشنید، پکڑ دھکڑ جس پر ہو رہی ہے، وہ ہے ''بدعنوانی''۔ سب سے زیادہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ بھی کرپشن نہیں ہے، اسلامی نقطہ نظر سے سے اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو امانت، دیانت، شرافت اور خدمت سر فہرست اصول نظر آتے ہیں جب کہ قرآن وسنت میں سینکڑوں جگہ بدعنوانی کے سد باب کے احکامات موجود ہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے خصوصاً خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دور حکومت میں عملاً کر کے دکھایا۔

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی تین نشانیاں بتائیں ان میں سے ایک ''اذااؤ تمن خان''، کہ منافق شخص جس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔اب یہ خیانت جیسے اشیا یا قوم میں ہوتی ہے اسی طرح تعلیم، صحت، تعمیر وترقی کے منصوبے، کاروبار میں دو نمبری، جھوٹ فراڈ، دھوکہ دہی سب اس میں شامل ہیں۔ پوری تاریخ انسانی کا مطالعہ کریں کریں تو بعد از انبیاء علیہم السلام سب سے زیادہ صاف شفاف، پاکیزہ اور بدعنوانی سے پاک معاشرہ خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے دور حکومت کا نظر آتا ہے۔انہوں نے یہ معاشرہ قرآن وسنت ہی کی روشنی میں بنایا تھا تو ہمیں بھی ''بدعنوانی'' کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے لیے قرآن وسنت کی طرف جانا ہوگا۔

تقریباً ایک دہائی سے یہ بات سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور عدالتوں میں بڑی شدومد سے ہو رہی ہے کہ فلاں وزیر اعظم، فلاں وزیر، فلاں سیکرٹری، فلاں آفیسر نے اتنی بدعنوانی کی ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ وطن عزیز پاکستان کے مختلف محکموں میں رشوت لی جاتی ہے کہیں چھوٹی ملازمتیں فروخت ہوتی ہیں۔ کہیں یہ لوگ حکومتی عہدے داران خزانے سے مختلف بہانوں سے مختلف اسکیموں کے نام پہ مختلف ٹنڈرز کے نام پہ بڑی بھاری رقم نکلوا لیتے ہیں کہیں گیس کی چوری، کہیں پہ بجلی کی اور باقاعدہ طور پر گھروں میں بجلی کے میٹر میں ایسے سسٹم نافذ کرتے ہیں کہ وہ آہستہ چلیں اور بل کم آئیں بجلی کی چوری دیہاتوں کے اندر اب بھی کافی بڑی مقدار میں پائی جاتی ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ سال ہاسال سے بجلی کا بل ہی نہیں ادا کر رہے۔ بلوچستان کے اسکولوں کے حالیہ رپورٹ کے مطابق ایسے اسکول جو صرف اور صرف گورنمنٹ کے کاغذات میں موجود ہیں لیکن ابھی تک وہ معرض وجود میں نہیں آئے یہی حال اندورن سندھ کا بھی

ہے اور سینکڑوں ایسے اسکول ہیں جہاں پر اساتذہ ہی موجود نہیں بعض ایسے اسکول بھی پائے جاتے ہیں، جہاں پہ اساتذہ ڈیوٹی پر ہی نہیں جاتے اور اگر کوئی ان پر کیس کرے تو اس استاد کے خاندان قبیلے والے چودھری حضرات وہ سامنے آجاتے ہیں اور اس سسٹم کو تبدیل ہی نہیں ہونے دیتے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تعلیمی میدان میں بھی بہت سے بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے اندر باقاعدہ ڈگریاں فروخت ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ باقاعدہ طور پر نقل کا رجحان سینٹرز کے اندر باقاعدہ طور پہ بڑھتا چلا جارہا ہے تو جس ملک میں تعلیم کی یہ صورت حال ہو تو وہ ملک کس طرح ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے۔ نظام تعلیم نصاب تعلیم بھی یکساں نہیں ہے کچھ عرصہ قبل جس کو کہیں پر بھی نوکری نہیں ملتی تھی، اسے مدرس (ٹیچر) تعینات کر دیا جاتا تھا حالاں کہ یہ کتنا مقدس پیغمبرانہ پیشہ ہے جو لوگ اس مقدس پیشے سے وابستہ ہو رہے ہیں وہ نہ صرف نااہل ہیں بلکہ اعلی درجے کے مجرم اور کرپٹ بھی ہیں تو نتیجتاً تعلیم کا معیار کیا ہو گا ہائر ایجوکیشن نے میرٹ بحال کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جو ایک اہم پیش رفت ہے اور یقینا کسی بھی معاشرے میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اب اس امر کی ضرورت ہے کہ شعبہ تعلیم سمیت دیگر تمام محکموں میں اچھی طرح سے ان لوگوں کو اکھاڑ پھینکا جائے جو بدعنوانی میں، رشوت میں ملوث ہیں اسی طرح اگر دیکھیں ہم محکمہ پولیس یا محکمہ کسٹم کو وہ تو روز اول ہی سے کافی بدنام ہیں۔ پی آئی اے کے محکمے کو لیجئے ایک زمانہ وہ تھا کہ دوسرے ممالک کے لوگ ہماری اس سروس کو استعمال کیا کرتے تھے۔ آج پی آئی اے خسارے میں ہے، کراچی اسٹیل مل اسی بدعنوانی کے سبب سے تباہ و برباد ہو چکی ہے لہذا ملک پر اندرونی بیرونی قرضوں کا بوجھ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ ہر آنے والی نئی حکومت پہلے والی حکومتوں سے دگنا چگنا قرضہ لے لیتی ہے اب اتنا قرضہ واپس کیسے کیا جائے گا ایک طرف بدعنوانی کرپشن لوٹ مار اور دوسری طرف سے بااثر لوگ جو ٹیکس چوری کرتے ہیں وہ ٹیکس ہی نہیں دیتے کئی سالوں سے ٹیکس ادا ہی نہیں کر رہے۔

جب تک کرپٹ افراد کا حقیقی معنوں میں احتساب نہیں ہو گا قران و سنت کے قوانین کے مطابق اس وقت تک بدعنوانی نہیں رک سکتی اور جب بدعنوانی نہیں رک سکتی تو ملک ترقی بھی نہیں کر سکتا لہذا سنجیدگی کے ساتھ دیکھنا پڑے گا کہ آیا کون سے ایسے اسباب ہیں جو ان لوگوں کو بدعنوانی کرنے پر ابھارتے ہیں۔

اور اس کی روک تھام کے لیے نیب کا ادارہ بھی ہمارے وطن عزیز میں کام کر رہا ہے اسی طرح دیگر اسلامی ممالک کے اندر بھی اس طرح کے احتساب کے ادارے موجود ہیں لیکن کیا مجال کہ کئی سال گزرنے کے بعد بھی ایک فیصد بھی کمی آئی ہو بلکہ کہ بدعنوانی بڑھتی جارہی ہے لہذا ہمیں دیکھنا ہو گا اس کے اسباب کیا ہیں اور اس کا سدباب کیسے ممکن ہو گا تو یقینا ہمیں اسلام کے ابتدائی دور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ کار کی طرف رجوع کرنا ہو گا تو ان شاءاللہ تعالی ہمیں اس کا کوئی نہ کوئی حل نظر آجائے گا۔

جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے الرشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں سرکاری سطح پر اس اہم کام کی ضرورت اسلامی ریاست کے روز آغاز ہی سے محسوس کر لی گئی تھی جب تک ریاست مدینہ کے محدود رہی اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس اس کام کو انجام دیا کرتے تھے چنانچہ اس مقصد کے لیے بازار کا چکر لگاتے اور کوئی غلط کام دیکھتے تو فورا تنبیہ فرماتے اور اس کی اصلاح

کرتے چناں چہ مشہور واقعہ ہے جس کو امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ ایک بار رسول اللہ اسی غرض سے بازار کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لے گے وہاں ایک صاحب گندم فروخت کر رہے تھے اور گندم کا ڈھیر سامنے لگا یا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم کے ڈھیر میں دست مبارک ڈالا تو نیچے سے گیلی گندم نکلی اور انگلیوں کو تری محسوس ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛ گندم والے یہ کیا؟ ان صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بارش میں بھیگ گیا تھا فرمایا اس گیلے گندم کو اوپر کیوں نہیں رکھا؟ جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کون خریدتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے یاد رکھو جو شخص ہیرا پھیری یا دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔(1)

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔

ان الخطیئۃ اذا اخطیت لم تضر الا صاحبہا ولکن اذا ظہرت فلم تنکر ضرت العامۃ

جب تک گناہ چھپا رہے تو وہ صرف اس شخص کو نقصان پہنچاتا ہے جو اس کا ارتکاب کرے لیکن جب گناہ کھلم کھلا ہونے لگے اور اس پر نکیر نہ کی جائے تو وہ تمام لوگوں کو نقصان پہنچا کر رہتا ہے۔(2)

"بدعنوانی" کی تعریف

"بدعنوانی" کا مفہوم بہت وسیع ہے اس کی کوئی ایک تعریف نہیں کی جاسکتی اس کی صورتیں مختلف اوقات میں مختلف ہوتی رہتی ہیں مثلا رشوت دینا لینا اس کی ایک معروف شکل ہے کرپشن کا معاشی ترقی پر اثرات کے حوالے سے ورلڈ بینک نے کرپشن کی وضاحت یوں کی ہے ۱۲۔ جون ۲۰۰۷ء میں یونائیٹڈ نیشنز نے کرپشن کے خلاف اپنے گلوبل پروگرام میں کرپشن کی توضیح کرتے ہوئے "اختیارات کا غلط استعمال کو کرپشن" قرار دیا۔[3]

انگلش آکسفورڈ ڈکشنری میں "کرپشن" کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

“Dishonest or Fraudulent conduct by those in power, typically involving bribery the journalist who wants to expose corruption in high places"(4)

بزنس ڈکشنری میں کرپشن کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

"Wrong doing on the part of an authority or powerful party through means that are illegitimate, immoral, or incomplete with ethical standard. Corruption of then results from patronage and is in many countries, political problems"(5)

ان تصریحات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کرپشن کا مفہوم بہت وسیع ہے اس قبیح عمل کا اطلاق افراد اور اداروں پر ہی نہیں ہوتا بلکہ ملکوں اور بیرون قوتوں پر بھی ہوتا ہے اس کی مختلف شکلیں ہیں مثلا سیاسی کرپشن عدالتی کرپشن سرکاری مناسب وزرائے کا کرپشن کرنا سیول و بیروکریسی کرپشن اور اساتذہ کی اسٹوڈنٹس کی کرپشن وغیرہ۔

"بدعنوانی کے اثرات" مختلف اداروں پر؛

وطن عزیز پاکستان میں اس وقت مختلف ادارے کرپشن میں ملوث ہیں اعلی سرکاری افسران کی اکثریت کرپٹ ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ 2012 میں جنگ اخبار میں چیئرمین نیب کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا تھا کہ ملک میں روزانہ 15 ارب کی مجموعی کرپشن ہو رہی ہے ملک میں اس وقت اعلی عہدے داران سے لے کر نچلی سطح تک عام ملازمین بھی اس مرض میں مبتلا ہیں پاکستان میں اس وقت کرپشن کی چند مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

1۔ محکمہ پولیس کی کرپشن 2۔ایم پی اے ایم این اے اور سینیئر سینیٹرز وغیرہ کی کرپشن 3۔ صوابدیدی فنڈ کرپشن 4۔ تعلیمی کرپشن 5۔ریسرچ کرپشن 6۔ نقل چیٹنگ کرپشن 7۔ پرمٹ کرپشن 8۔اداراتی کرپشن 9۔آرڈر کرپشن 10۔ ٹھیکہ کرپشن 11۔لائسنس کرپشن 12۔کٹوتی کرپشن 13 پبلک سٹی کرپشن 14۔میڈیا کرپشن 15۔ٹی وی چینلز کرپشن 16۔سوشل میڈیا کرپشن 17۔ڈاکٹرز کرپشن 18۔ ادویات کرپشن 19۔ملاوٹ کرپشن 20۔سفارش کلچر کرپشن 21۔انرجی بجلی و گیس کی چوری کرپشن 22۔انجینئر کرپشن 23۔ججز وکلاء کرپشن 24۔این جی اوز کرپشن 25۔ملک میں بیرونی قوتوں کی مداخلت کرپشن 26۔ ٹیکس چوری کرپشن 27۔جاگیرداری کرپشن 28۔ بیوروکریسی کرپشن رشوت کرپشن 29۔ بینکوں سے قرضہ لینے کا کرپشن 30۔ملازمت کے اوقات اور کام چوری کرپشن 31۔ سپورٹس کرپشن 32۔اغوا برائے تاوان کرپشن 33۔ٹارگٹ کلنگ کرپشن 34۔ بھتہ خوری کرپشن 35۔رعایہ کا آپس میں پیمنٹ کرپشن 36۔بے تحاشہ نوٹ چھپوانے کی کرپشن 37۔اسمگلنگ کرپشن 38۔ ملی بھگت کرپشن 39۔ڈگری کرپشن۔(6)

وطن عزیز کے مختلف محکموں میں کرپشن لی جاتی ہے کچھ عرصہ قبل یہ بات بھی سامنے آئی کہ چھوٹی ملازمتیں بھی فروخت ہوتی ہیں یہ الیکشن سے پہلے کی بات ہے۔اس کے علاوہ حکومت کے خزانے سے پیسہ کسی نہ کسی بہانے سے نکلوانے کو لوگ جائز بلکہ مال غنیمت سمجھتے ہیں حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے ایسا کرنا قطعی طور پر حرام ہے اسی طرح لوگ گیس اور بجلی کی چوری کو بھی جائز سمجھتے ہیں گھروں میں بجلی کے میٹرز میں کاروائی کرتے ہیں تاکہ وہ آہستہ چلے اور بل کم آئیں۔دیہاتوں میں بجلی کی چوری عام ہے بے شمار لوگ ایسے ہیں جو گزشتہ 30 سالوں سے بجلی کا بل ادا نہیں کر رہے ہیں دیہات کے اسکولوں میں اساتذہ ڈیوٹی پر نہیں جاتے ہیں اگر کوئی ان پر اعتراض کرے تو اس استاد کا خاندان آڑے آجاتا ہے کیونکہ اس استاد کا تعلق اسی گاؤں سے ہے جس گاؤں میں اس کی ملازمت ہے اس طرح کی صورتحال میں گاؤں کے بچوں کی تعلیم کا معیار گر جاتا ہے نتیجتاً بہت سارے بچے تعلیم سے رہ جاتے ہیں کچھ عرصہ قبل یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ تعلیمی اداروں میں باقاعدہ ڈگریاں فروخت ہوتی ہیں یہ محض افواہ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے اس کے شواہد موجود ہیں نقل کا رجحان عام ہے تعلیمی اداروں میں امتحانی سینٹرز بھی باقاعدہ فروخت ہوتے ہیں الغرض جس ملک میں تعلیم کے یہ صورتحال ہو وہ کس طرح ترقی کی منازل طے کر سکتا ہے جس ملک میں یکساں نظام تعلیم کا فقدان ہو اس ملک کے لوگ کس طرح ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں تعلیمی اداروں میں یکساں نصاب تعلیم کا بھی فقدان ہے مزید برآں بوقت تقرری اساتذہ کو میرٹ کی بنیاد پر تعینات نہیں کیا جاتا کچھ عرصہ قبل جب کسی کو کہیں بھی نوکری نہیں ملتی تھی تو وہ اس کو

محکمہ تعلیم میں ٹیچر تعینات کیا جاتا تھا حالانکہ یہ ایک پیغمبرانہ پیشہ ہے اگر اس پیشے سے ایسے لوگ وابستہ ہو جائیں گے جو صرف نااہل ہی نہیں بلکہ اعلی درجے کے مجرم اور کرپٹ بھی ہوں تو نتیجتا تعلیم کا معیار کیا ہو گا اگرچہ اس وقت ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے میرٹ بحال کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے لیکن درپردہ اس ملک میں اب بھی تعلیمی کرپشن کا سلسلہ جاری ہے واضح رہے کسی ملک کی ترقی میں تعلیم ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ شعبہ تعلیم پر بھرپور توجہ دی جائے اور رشوت اور کرپشن کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیا جائے محکمہ تعلیم کے علاوہ وطن عزیز کے دیگر تمام محکموں میں بھی رشوت اور کرپشن کا بازار گرم ہے مثلا محکمہ پولیس اور محکمہ کسٹم تو شروع ہی سے اس حوالے سے کافی بدنام تھے جو محکمے اچھی شہرت رکھتے تھے وہ بھی رشوت اور کرپشن کی بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں مثلا پی آئی اے کو لیجئے ایک زمانہ تھا کہ دیگر بیرونی ممالک کے لوگ بھی اس کی اچھی شہرت اور کارکردگی کی بنیاد پر اس میں سفر کیا کرتے تھے آج پاکستان انٹرنیشنل ایئرلائن خسارے میں جارہی ہے اس کی وجہ کرپشن ہے اسی طرح ریلوے بھی کرپشن ہی کی وجہ سے ڈوب چکا ہے کراچی اسٹیل مل کرپشن کے سبب تباہ و برباد ہو چکا ہے ملک پر اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ بڑھتا چلا جارہا ہے موجودہ عبوری حکومت سے قبل گزشتہ دو حکومتوں نے پانچ سالوں میں جتنا قرضہ لیا وہ ملک کے ذمہ 60 سالوں کے قرضے سے بھی زیادہ تھا اب سوال یہ ہے قرضے کی صورت میں اتنی بڑی خطیر رقم کہاں گئی بلاشبہ مسائل اور مجبوریاں بھی تھی اور ہیں مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کرپشن کا بازار بھی گرم تھا اسی طرح ٹیکس چوری کا مسئلہ ہے باثر لوگ یا تو سرے سے ٹیکس دیتے ہی نہیں ہیں یا پھر بہت کم ٹیکس ادا کرتے ہیں پاکستان کی تاریخ میں ان باثر افراد کا محاسبہ آج تک نہیں ہو سکا ہے جو ٹیکس چوری جیسے کرپشن میں ملوث ہیں شوگر ملز کے مالکان بھی اس حوالے سے اچھی شہرت نہیں رکھتے بی اینڈ آر، بی ڈبلیو ڈی، انکم ٹیکس، ایریگیشن اور پٹوار کے محکموں میں کرپشن کی شرح بہت زیادہ ہے۔

اسباب بدعنوانی:

یہ بھی حقیقت ہے کہ ملک میں ایسے سرکاری ملازمین بھی ہیں جو انتہائی ایماندار ہیں مجبوری اور ہر طرح کے دباؤ کے باوجود رشوت اور کرپشن کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں ان میں سے ایسے بھی ہیں جو نان شبینہ کے لیے ترستے ہیں مگر صبر و قناعت سے کام لیتے ہیں بدعنوانی نہیں کرتے ہیں لیکن یہ طبقہ اقلیت میں ہے اکثریت ان ملازمین کی ہے جو "بدعنوانی" کے موذی مرض میں مبتلا ہے بدعنوانی اور فراڈ کے چند خاص اسباب درج ذیل ہیں۔

1۔ خوف خدا کی کمی

2۔ معاشی تفاوت

3۔ مصرفانہ غلط رسم ورواجات

4۔ کم تنخواہ اور مراعات

5۔ دولت کی ہوس اور راتوں رات امیر سے امیر تر بننے کی خواہش

6۔ محاسبے کا فقدان

7۔ "بدعنوانی" میں ملوث مجرموں کو واقعی قرار سزائیں نہ دینا بلکہ عدالتوں سے راتوں رات بری کر دینا۔ عدالتوں میں عدل وانصاف کا ناپید ہونا بڑے کرپٹ مجرم بھاری رقم دے اپنے آپ کو بڑی سی بڑی بدعنوانی کے کیس سے بھی بری کروا لیتے ہیں لہذا جب تک مجرموں کو واقعی قرار سزا نہیں دی جائے گی اس وقت تک بدعنوانی پر قابو نہیں پایا جا سکتا

8۔ قوم کے مقتدا ایم این اے ایم، پی اے بھی "بدعنوانی" میں ملوث ہیں تو عوام الناس عموما اپنے بڑوں کے نقش قدم پہ چلتی ہے جب بڑے کرپٹ ہوں گے تو چھوٹے بھی کرپشن کریں گے۔

ان کرپٹ اعلی اور ادنی سرکاری ملازمین کو سزا نہیں دی جاتی ہے جو سرکاری اہل کار پیشہ وارانہ طور پر کرپٹ ہیں اس کا حل یہ ہے کہ ملازمین کی تمام جائیداد بحق سرکاری ضبط کر لی جائیں اور جو سرکاری کارندے واقعی مجبور ہیں ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے تاکہ وہ باامر مجبوری رشوت لینے سے باز رہے نیز ان کی ذہن سازی کی جائے ان کو قران وحدیث کی تعلیمات سے باخبر کیا جائے اسلامی نقطہ نظر سے کرپشن اور رشوت گناہ کبیرہ ہے اور قیامت کے دن تمام کرپٹ لوگ رب العالمین کی عدالت میں پیش ہوں گے اور اخروی سزا سے نہیں بچ سکیں گے کرپشن کی ایک خاص صورت رشوت ہے جو پاکستان میں عام ہے مادہ پرست لوگوں نے ایسے ایسے گروہ بنا رکھے ہیں ایسے ایسے حیلے تلاش کرتے ہیں کہ جس کو دیکھ کر انسانی عقل دہنگ رہ جاتی ہے۔

رشوت کی تعریف:

مولانا محمود الرشید نے محیط دائرہ کے حوالے سے رشوت کے اصطلاحی تعریف یوں بیان کی ہے **الرشوہ مایعطیه الرجل للحاکم او غیرہ لیحکم له او لغیرہ او حمله به علی مایرید** (7)

رشوت اس عطیہ کو کہا جاتا ہے جو انسان کسی حاکم یا غیر حاکم کے حوالے اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ دے یا اس مال کے ذریعے سے حاکم کو اپنی مراد پر ابھارے۔

فرید وجدی نے رشوت کا مفہوم یوں واضح کیا ہے۔**مایعطی للحکام لاکل اموال الناس بالباطل** (8)

ترجمہ؛ لوگوں کے اموال کو ناجائز طریقوں سے ہڑپ کرنے کے لیے جو مال حکام کو دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ہر وہ مال عطیہ، ہدیہ وتحفہ جو کسی حاکم اعلی سرکاری افضل جج یا غیر حاکم کو اس لیے دیا جائے تاکہ اس کے حق میں ہر جائز و ناجائز فیصلہ ہو جائے یا حق کو باطل اور باطل کو حق ثابت کرنے کے لیے دی جائے یا لوگوں کے مال کو ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے یا حاکم اور غیر حاکم کو خوشامد کے طور پر عطیہ دی جائے اس کے علاوہ بھی متعدد صورتیں جو رشوت کے زمرے میں آتی ہیں رشوت کی یہ تمام صورتیں قران وحدیث کی رو سے قطعی طور پر حرام ہیں۔

''بدعنوانی'' کے نقصانات:

1. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص کبھی بھی اپنی زندگی میں اپنے آپ کو دلی طور پر مطمئن نہیں کر سکتا لہذا بدعنوانی کرنے والے شخص کے زندگی سے سکون ہمیشہ غائب رہتا ہے۔2. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص حرام صریح کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص حرام استعمال کرتا ہے تو حدیث کی روشنی میں ایسے شخص کی دعا اور قبول نہیں کی جاتی.

3. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص معاشرے میں اپنی عزت کو کھو بیٹھتا ہے معاشرے میں لوگ دل سے اس کی عزت و تکریم نہیں کرتے بلکہ اس کو چور تصور کرتے ہیں.

4. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص ہمیشہ اپنے مال کو دولت کو دگنا چگنا کرنے کے خاطر منصوبے بناتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو رات کو نیند بھی نہیں آتی اور یوں رات بھر وہ بدعنوانی کے نئے نئے منصوبوں کے بارے میں سوچتا رہتا ہے نیند جیسی ایک عظیم نعمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

5. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص چند دن کی زندگی کی خاطر مال و دولت کے ہوس کی لالچ میں اپنی عاقبت، آخرت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

6. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔

7. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص مال و دولت کا پجاری بن جاتا ہے اس کے اندر سے انسانیت نام کی چیز غائب ہو جاتی ہے پھر اگر کوئی بھوک و افلاس سے مر بھی رہا ہو تب بھی اس کو کسی انسان کی فکر کے بجائے اپنی دولت کے ڈبل کرنے کی فکر ہوتی ہے ہم موجودہ معاشرے میں وطن عزیز میں کرپٹ لوگوں کو دیکھ رہے ہیں کہ تھرپارکر کے ریگستان میں کس طرح سے لوگ بھوک وافلاس میں مبتلا ہیں اور اس کے علاوہ پاکستان کے مختلف دیہاتوں میں اور بعض شہروں میں مہنگائی کی چکی میں لوگ پسے چلے جا رہے ہیں دو وقت کا روٹی نہیں ہے لیکن کرپٹ افراد اپنی کرپشن پہ ڈٹے ہوئے ہیں اور مزید بدعنوانی کرنے کے لیے تیار ہے تو لہذا انسانیت ختم ہو گئی ہمدردی، بھائی چارہ، اخوت بھی ختم ہو جاتے ہیں پھر بدعنوانی کرنے والا شخص اپنے رشتہ داروں تک کو بھول جاتا ہے۔

8. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص قوم کا بھی قوم کا بھی مجرم ہوتا ہے آئندہ آنے والی نسلوں کا بھی مجرم ہوتا ہے۔

9. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص حقوق العباد کا غصب کرنے والا ہوتا ہے اور جو شخص حقوق العباد میں کمی کوتاہی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالی اپنے حقوق تو معاف کر دے گا لیکن حقوق العباد معاف نہیں کرے گا مثلاً ایک شخص اگر ایک سڑک بنا رہا ہے اس میں وہ بدعنوانی کر کے ناقص مٹیریل استعمال کرتا ہے جس سڑک نے 20 سال چلنا تھا وہ بمشکل دو سال چل پائی اب اس سڑک پر سے گزرنے والے تمام افراد کے حقوق اس ایک کرپٹ آدمی نے سلب کر لیے اتنے سارے لوگوں کے حقوق قیامت کے دن کیسے دے گا۔

10. ''بدعنوانی'' کرنے والے شخص کی نسلیں تباہ و برباد ہو جاتی ہیں چونکہ جب حرام مال سے نسلیں بڑھیں پلیں گی تو نہ تو ان کی تربیت ہو سکتی ہے اور نہ ہی ان کی تعلیم کا کوئی خاص بندوبست ہو سکتا ہے لہذا ایسے لوگوں کی نسلیں بھی اپنے والدین کے طرح کرپٹ ہی رہتی ہیں جب

کہ اولاد ایک قیمتی سرمایہ ہے تو انسان اپنے اس قیمتی سرمائے کو جو صدقہ جاریہ بنی تھی اس کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔

11. ''بدعنوانی'' کرنے والا شخص اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو جو شخص اللہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ اللہ کا باغی ہوتا ہے گویا کہ دنیا اور آخرت دونوں میں ناکامی کا سامنا کرتا ہے حقوق العباد اور حقوق اللہ دونوں کا غصب کرنے والا ہوتا ہے۔

"بدعنوانی کے سدباب "قران مجید کی نقطہ نظر سے؛

- ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس و بالاثم و انتم تعلمون (9)

ترجمہ: "اور آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور ان کو حکام کے یہاں اس غرض سے رجوع مت کرو کہ لوگوں کے مالوں کا حصہ بطریق گناہ کے کھا جاؤ اور تم کو علم بھی ہو"۔

محمود آلوسی بغدادی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

لا تلقوا بعضها الی حکام السوء علی وجه الرشوه"(10)

ترجمہ؛ بطور رشوت اپنے بعض مال حکام تک مت پہنچاؤ

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کسی کا مال غصب کرنا، چوری، ڈاکہ، سود، رشوت، خیانت، دغا بازی، فریب، دھوکہ دہی، تمام معاملات فاسدہ اور بیوع فاسدہ اس بدعنوانی میں شامل ہیں اگرچہ فریقین کی رضامندی شامل ہو نیز جھوٹ بول کر یا جھوٹی قسم اٹھا کر کوئی مال حاصل کرنا یا ایسی کمائی جس کو شریعت نے دین اسلام نے ممنوع قرار دیا ہوا گرچہ اپنی محنت ہی سے حاصل کی گئی ہو وہ سب حرام اور باطل ہے(11)

- **يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ(12)**

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ اور رسول سے بے وفائی نہ کرنا، اور نہ جانتے بوجھتے اپنی امانتوں میں خیانت کے مرتکب ہونا

- **اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا (13)**

ترجمہ: بیشک ہم نے حق پر مشتمل کتاب تم پر اس لیے اتاری ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان اس طریقے کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے تم کو سمجھا دیا ہے، اور تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنو۔

- **وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ (14)**

ترجمہ: اور کسی نبی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ مال غنیمت میں خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن وہ چیز لے کر آئے گا جو اس نے خیانت کر کے لی ہو گی، پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا، اور کسی پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔

- **وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (15)**

ترجمہ: اور کسی تنازعے میں ان لوگوں کی وکالت نہ کرنا جو خود اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں۔ اللہ کسی بھی خیانت کرنے والے گنہگار کو

پسند نہیں کرتا۔

- هٰٓاَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فَمَنۡ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ يَّكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ وَكِيۡلًا (16)

ترجمہ: ارے تمہاری بساط یہی تو ہے کہ تم نے دنیوی زندگی میں لوگوں سے جھگڑ کر ان (خیانت کرنے والوں) کی حمایت کرلی! بھلا اس کے بعد قیامت کے دن اللہ سے جھگڑ کر کون ان کی حمایت کرے گا، یا کون ان کا وکیل بنے گا؟

- فَبِمَا نَقۡضِهِمۡ مِّيۡثَاقَهُمۡ لَعَنّٰهُمۡ وَجَعَلۡنَا قُلُوۡبَهُمۡ قٰسِيَةً يُحَرِّفُوۡنَ الۡـكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوۡا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوۡا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنۡهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَاصۡفَحۡ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (17)

ترجمہ: پھر یہ ان کی عہد شکنی ہی تو تھی جس کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کیا، اور ان کے دلوں کو سخت بنا دیا۔ وہ باتوں کو اپنے موقع محل سے ہٹا دیتے ہیں۔ اور جس بات کی ان کو نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک بڑا حصہ بھلا چکے ہیں، اور ان میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر تمہیں آئے دن ان کی کسی نہ کسی خیانت کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ لہذا (فی۔الحال) انہیں معاف کردو اور درگذر سے کام لو۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

- اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهۡلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ بَيۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡكُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمۡ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ۔

ترجمہ: (مسلمانو!) یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقین جانو اللہ تم کو جس بات کی نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہوتی ہے۔ بیشک اللہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں یہ بتایا ہے کہ ملازمت کے دوران ان کے مقررہ اوقات میں بدعنوانی، کمی بیشی کرنا اگر ڈیوٹی آٹھ گھنٹے مقرر ہے تو مکمل آٹھ گھنٹے ڈیوٹی دینی پڑے گی اگر دیر سے جائیں گے یا جلدی واپس آجائیں گے تو کرپشن کرنے والے ہوں گے اسی طرح جو شخص جس منصب کا اہل نہ ہو اس کو وہ منصب سپرد نہ کیا جائے اسی طرح جو شخص جس کام کو صحیح طور پر نہیں کرسکتا ہو تو وہ کام اس کے سپرد نہ کیا جائے اگر رشوت دے کر وہ منصب کو حاصل کرے گا یہ بدعنوانی ہوگی(18)

- وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ

ترجمہ: کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں تو پورا وصول کریں۔ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں

تشریح: جس طرح ناپنے تولنے میں کمی بیشی کرنے والوں کے لیے اتنی سخت وعید ہے اسی طرح ہر کام میں دو نمبری کرنا ڈنڈی مارنا بھی بدعنوانی والی وعید میں شامل ہیں(19)

- وَاِلٰى مَدۡيَنَ اَخَاهُمۡ شُعَيۡبًا ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡكُمۡ بَيِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَوۡفُوا الۡـكَيۡلَ

وَ الۡمِیۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (20)

ترجمہ: اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک روشن دلیل آچکی ہے۔ لہذا ناپ تول پورا پورا کیا کرو، اور جو چیزیں لوگوں کی ملکیت میں ہیں، ان میں ان کی حق تلفی نہ کرو اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو۔ لوگو! یہی طریقہ تمہارے لیے بھلائی کا ہے، اگر تم میری بات مان لو۔

"بدعنوانی کے سدباب" احادیث مبارکہ کی روشنی میں

قرآن مجید کی آیات مبارکہ کے بعد اسی طرح متعدد احادیث مبارکہ میں بدعنوانی کی مذمت بیان کی گئی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے بدعنوانی کرنے والوں کے لیے سخت وعید سنائی گئی ہے چند احادیث مبارکہ بدعنوانی کرنے والوں کے بارے میں مندرجہ ذیل ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (21)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا، منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور غلول (خیانت) کا ذکر فرمایا' اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری لدی ہوئی ہو اور وہ چلا رہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا لدا ہوا ہو اور وہ چلا رہا ہو اور وہ شخص مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام) تم تک پہنچا چکا تھا۔ اور اس کی گردن پر اونٹ لدا ہوا ہو اور چلا رہا ہو اور وہ شخص کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے۔ لیکن میں یہ جواب دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں تو خدا کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا' یا (وہ اس حال میں آئے کہ) وہ اپنی گردن پر سونا' چاندی' اسباب لادے ہوئے ہو اور وہ مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمایئے' لیکن میں اس سے یہ کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں اللہ تعالیٰ کا پیغام تمہیں پہنچا چکا تھا۔ یا اس کی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے ہوا جو سے حرکت کر رہے ہوں اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا' میں تو (خدا کا پیغام) پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ (22)

قَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ . فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (23)

ترجمہ:۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی اور اسی حالت میں مر گیا

تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تم میں سے جس شخص کو کسی کام پر عامل مقرر کریں اور وہ ایک سوئی یا اس سے بڑی کوئی چیز ہم سے چھپالے تو یہ خیانت ہوگی، وہ شخص قیامت کے دن اسے ساتھ لے کر آئے گا۔'' (24)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر پر امیر مقرر کرتے تو اسے خاص اپنے نفس کے بارے میں سے اللہ سے ڈرنے اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہوتے ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کرتے تھے، اس کے بعد آپ فرماتے: اللہ کے نام سے اور اس کے راستے میں جہاد کرو، ان لوگوں سے جو اللہ کا انکار کرنے والے ہیں، مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، عہد نہ توڑو، (25)

موجودہ زمانے کے مشہور عالم دین القرضاوی کے بقول

الاسلام یحرم الرشوۃ فی ای صورۃ کانت و بأی اسم سمیت(26)

"رشوت اسلام میں حرام ہے چاہے وہ کسی بھی صورت میں ہو چاہے کسی بھی نام سے ہو"

اسی طرح منشیات کا کاروبار سمگلنگ ذخیرہ اندوزی سڑکوں پلوں اور سرکاری عمارتوں کی ناقص تعمیر وغیرہ کرپشن کی مختلف شکلیں ہیں جو شخص ملک کا دشمن ہوتا ہے وہ بھی کرپٹ ہے کیونکہ وہ دشمن سے رشوت لے کر ملک کے راز فروخت کر کے غداری کا مرتکب ہوتا ہے اسی طرح ملکی آمدنی کا دشمن بھی کرپٹ ہے اسی لیے وہ ٹیکس چوروں سے رشوت لے کر ملکی آمدنی گھٹاتا ہے ان کے علاوہ ملک کی ترقی میں منفی کردار ادا کرنے والا بھی کرپٹ ہی سمجھا جاتا ہے اسی وجہ سے کہ وہ رشوت لے کر نالائق طالب علموں کو نقل کروا کر اعلیٰ نمبر دلانے کی جسارت کرتا ہے جس کی وجہ سے اکثر اسٹوڈنٹس میں محنت کا جذبہ کم ہو جاتا ہے اور وطن عزیز کو اعلیٰ معیار کے ڈاکٹرز، سائنسدان، انجنیئرز مطلوبہ تعداد میں نہیں ملتے پھر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملک ترقی کے اعتبار سے بہت زیادہ پیچھے چلا جاتا ہے اور اس سے مزید بڑھ کر ناجائز قسم کی ڈگریاں حاصل کرنے والا اور ناجائز ذرائع سے ڈگریاں دینے والا یہ بھی کرپٹ ہے اور اللہ رب العزت کے ہاں مجرم اور ماخوذ ہوں گے (27)

وطن عزیز کا سب سے بڑا مسئلہ "بدعنوانی"

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بقول ایک زمانے میں یہ بحث چلی تھی کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ایک کیا ہے یعنی سب سے بڑی مشکل کیا ہے جس کو حل کرنے کے لیے اولیت دی جائے یعنی ترجیح دی جائے تو حقیقت میں مسئلہ نمبر ایک خیانت ہے آج امانت کا تصور ہمارے ذہنوں میں موجود نہیں ہے۔ (28)

ملازمت کے اوقات میں ''بدعنوانی''

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بقول امانت کا دوسرا مفہوم اس کے علاوہ ہے جس کو عام طور پر لوگ امانت نہیں سمجھتے وہ یہ ہے کہ فرض کرو کہ ایک شخص نے کسی جگہ ملازمت اختیار کی ہے اس ملازمت میں جو فرائض اس کے سپرد کیے گئے ہیں وہ امانت تھے ان فرائض کو وہ ٹھیک ٹھیک بجالائے اور جن اوقات میں اس کو ڈیوٹی دینے کا پابند کیا گیا ہے ان اوقات کا ایک ایک لمحہ امانت ہے لہذا جو فرائض

اس کے سپرد کیے گئے ہیں اگر وہ ان فرائض کو ٹھیک ٹھیک انجام نہیں دیتا بلکہ دیر سے جاتا ہے جلدی واپس آجاتا ہے یا ڈیوٹی کے دوران سستی سے کام لیتا ہے یا ڈیوٹی کے دوران سو جاتا ہے تو ایسا شخص اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہے اور امانت میں خیانت کر رہا ہے اس کی تنخواہ حرام کہلائے گی۔اسی طرح ملازمت کے لیے ڈیوٹی کے لیے مثلاً اگر آٹھ گھنٹے مقرر کیے گئے تھے اب اگر ان اوقات میں وہ ذاتی کام میں استعمال کرتا ہے تو اس نے اس وقت میں امانت میں خیانت کی اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس دوران وہ دوستوں سے گپ شپ میں لگا رہے یا سستی دکھائے یا کسی اور کام سے ادھر ادھر نکل جائے تو جتنی دیر اس نے خیانت کی ہوگی اتنی دیر کی تنخواہ اس کے لیے حلال نہیں ہوگی(29)

مختلف اشیا میں خیانت؛

کسی شخص نے اگر آپ پر اعتماد کر کے کوئی کام اپ کو سپرد کیا اس کے لیے مختلف مٹیریل فراہم کیا تو اب اگر آپ نے ان اشیاء کا غلط استعمال کیا اور اس مطلوبہ شخص کی اجازت کے بغیر یا اس مطلوبہ ادارے کی اجازت کے بغیر ان اشیاء کو اپنے ذاتی استعمال میں لایا تو یہ خیانت ہوگا اور حرام ہوگا۔

مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں کہ مثلاً ایک ٹھیکے دار کو سڑک بنانے کا کہا تو اب اس سڑک پر ہم لوگ چلتے بھی ہیں بسیں گاڑیاں بھی چلتی ہیں تو یہ سارے کے سارے مٹیریل اور اس کا بنانا اس کے لیے امانت ہے اور اگر وہ شخص اس میں ہیرا پھیری کرے گا مٹیریل کم لگائے گا ناقص مٹیریل لگائے گا تو یہ خیانت ہوگی یا اسی طرح اگر ہم سڑک وغیرہ یا دیگر اشیاء کو گندا اور خراب کریں گے یا جیسے کچھ لوگ اسے اپنے ذاتی ملکیت سمجھ رکھتے ہیں کہیں سے سڑک کو کھودا اپنی نالی بنالی پانی جانے کا راستہ بنالیا پائپ لائن بچھالی کسی نے خود سڑک کو غیر کر اپنا وہاں پہ شامیانہ وغیرہ لگالیا تو یاد رہے کہ فقہائے کرام نے ایک بڑا اہم مسئلہ لکھا ہے کہ اگر ایک شخص نے اپنے گھر کا پرنالہ باہر سرک کی طرف نکال دیا تو اس شخص نے ایک ایسی فضا استعمال کی جو اس کی ملکیت میں نہیں تھی اس لیے اس شخص کے لیے سڑک کی طرف پرنالہ نکالنا جائز نہیں حالانکہ وہ پرنالہ کوئی جگہ نہیں گھیر رہا بلکہ فضا کے ایک حصے میں وہ پرنالہ لگا ہوا ہے۔(30)

بجلی گیس کا مسرفانہ استعمال؛

بجلی گیس یہ ایک قومی خزانہ ہے قومی امانت ہے اس کا مسرفانہ استعمال چوری کرنا یہ بھی ایک بدترین کرپشن ہے

بقول مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ایک طرف ملک میں بجلی کی قلت کا تو یہ عالم ہے اور دوسری طرف جب کہیں بجلی میسر ہو تو وہاں اس کا بے دریغ استعمال کا یہ حال ہے کہ خالی کمروں میں بلب روشن ہیں پنکھے چل رہے ہیں بسا اوقات ایئر کنڈیشن بھی فالتو چلتے رہتے ہیں دن کے وقت بلاضرورت پردے ڈال کے کمرے کے دروازے بند کر کے سورج کی روشنی کو داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے بجلی کی روشنی سے کام ہو رہا ہے معمولی سی باتوں پر گھروں اور دیواروں پر مختلف لائٹوں سے چراغاں کیا جاتا ہے۔(31)

سرکاری دفاتر میں جہاں بل کی ادائیگی کی ذمہ دار حکومت ہوتی ہے وہاں تو بجلی کا بلاضرورت عام بے دھڑک اور ظالمانہ استعمال ہے سرکاری دفتروں میں دن کے وقت بسا اوقات بالکل بلاضرورت لائٹیں روشن ہوتی ہیں اور پنکھے اور ایئر کنڈیشن اس طرح چل رہے ہوتے ہیں کہ ان

کا خرچ بہت آسانی سے کم کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ بعض سرکاری ملازمین اور بہت سی نجی کمپنیوں کے ملازمین کو گھروں میں بھی بجلی کے مفت استعمال کی سہولت حاصل ہوتی ہے وہاں تو مال مفت دل بے رحم کی مثال پوری آب وتاب کے ساتھ صادق آتی ہے۔(32)

حالانکہ دین اسلام میں پانی کا بھی بلاضرورت مسرفانہ استعمال ممنوع ہے حدیث نبوی ہے۔

عن عبد الله بن عمرو "ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مره بسعد وهو يتوضا فقال ما هذا السرف فقال أفي الوضوء اسراف قال نعم وان كنت على نهر جار"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس سے گزرے کہ وہ وضو کر رہے تھے اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اسراف؟ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالی عنہ نے پوچھا کیا وضو کے اندر بھی اسراف ہوتا ہے؟ تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ تم کسی جاری نہر پر بھی ہو۔(33)

تو جو دین اسلام ایک بہتی ہوئی نہر کے پانی کو بھی بلاضرورت مسرفانہ استعمال کرنے کو ممنوع قرار دیتا ہے تو وہ دیگر اشیا کو کس طرح بلاضرورت مسرفانہ استعمال کی اجازت دے گا۔

نتائج وحاصل:(conclusion)

مذکورہ بالا تحقیقی جائزے سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں

1۔پاکستان کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ "بدعنوانی" ہے۔

2۔پاکستان میں جب تک کرپٹ اداروں اور کرپٹ افراد کا احتساب نہیں ہوتا اس وقت تک بدعنوانی کا خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ 3۔وطن عزیز پاکستان پر بدعنوانی کی وجہ سے اندرونی اور بیرونی قرضوں کا بوجھ نا قابل برداشت حد تک بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

4۔حکومتی وزرا، سنیٹرز، سرکاری ملازمین، این جی اوز، پرائیویٹ کمپنیاں، بیوروکریسی وغیرہ تقریبا ہر وہ فرد جس کو بدعنوانی کرنے کا موقع ملتا ہے وہ بدعنوانی میں ملوث ہو جاتا ہے۔

5۔وطن عزیز کا سب سے بڑا مسئلہ "بدعنوانی" ہی نظر آتا ہے۔

6۔وطن عزیز میں بجلی گیس کا بحران مہنگائی کا بے روزگاری، معاشی بدحالی اور دیگر بحرانوں کا سبب بھی "بدعنوانی" ہی نظر آتا ہے جب تک "بدعنوانی" کو جڑ سے اکھاڑ کر نہیں پھینکیں گے یعنی ہر کرپٹ فرد کا ادارے کا بلا امتیاز اسلام کے اصولوں کے مطابق احتساب نہیں ہو گا اس وقت تک "بدعنوانی" ختم نہیں ہو گی اور ملک ترقی بھی نہیں کرے گا۔

حوالہ جات:

1۔ صحیح مسلم جلد2ص109

2۔امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، الشیخ الاسلام السیاسۃ الشرعیہ صفحہ 120، مکتبہ دائرہ نور القرآن اردو بازار کراچی، صفر المظفر 1428ھ

3۔http://Europa.eu/Legislation_summaries/fight _against_fraud_against_corruption/133301_en.ht...

4۔آکسفورڈ انگلش ڈکشنری

5۔ www.business dictionary.com

6۔محمود الرشید مدوٹی، مولانا، رشوت ستانی، مکتبہ مکہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 1998ص 42۔82

7۔ایضاص 51

8۔ایضاص 61

9۔سورۃالبقرۃ 2:188

10۔المرجع السابق ص 93

11۔معارف القرآن سورۃ البقرہ آیت نمبر 188

12۔سورۃالانفال آیت نمبر 27

13۔سورۃالنساء آیت نمبر 105

14۔سورۃ آل عمران آیت نمبر 161

15۔سورۃالنساء آیت نمبر 107

16۔سورۃالنساء آیت نمبر 109

17۔سورۃالمائدہ آیت نمبر 13

18۔ سورۃالنساء آیت نمبر 58 معارف القرآن مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃاللہ علیہ

19۔سورۃالمطففین آیت نمبر 1,2,3

20۔سورۃالاعراف آیت نمبر 85

21۔ صحیح البخاری حدیث نمبر 33

22۔ صحیح البخاری حدیث نمبر 3073

23۔ صحیح البخاری حدیث نمبر 7151

24۔ صحیح مسلم حدیث نمبر 4743

25۔سنن ترمذی حدیث نمبر 1617

26۔محمود الرشید مدوٹی، مولانا، رشوت ستانی، مکتبہ مکہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 1998ص 86

27۔ایضاص 87،25

28۔محمد تقی عثمانی، مفتی، حقوق العباد اور معاملات، ادارہ تالیفات اشرفیہ، فوارہ چاک ملتان محرم الحرام 1426ص 112

29۔ایضاص 187

30۔ایضاص212،112

31۔ایضاص316،

32۔ایضاص317

33۔ابن ماجہ حدیث419

References

1. Sahih Muslim, Volume 2, page 109
2. Imam Ibn Taymiyyah, may God bless him and grant him peace, Al-Shaykh al-Islam al-Siyasat al-Sharia, page 120, Muktaba Daira Noor Al-Qur'an, Urdu Bazaar, Karachi, Safar al-Muzaffar, 1428 AH.
3. http://Europa.eu/Legislation_summaries/fight _against_fraud_against_corruption/133301_en.ht…
4. Oxford English Dictionary
5. 5www.business dictionary.com
6. Mahmood-ul-Rashid Maduti, Maulana, Rashut Stani, Makkah Allama Iqbal Town, Lahore, 1998, pp. 42-82.
7. Ibid, p.51
8. Ibid, p.61
9. Surah Al-Baqarah 2:188
10. Al-Murjaj al-Iqee p. 93
11. Knowledge of the Qur'an, Surah Al-Baqara, Verse No. 188
12. Surah Al-Anfal verse 27
13. Surah Al-Nisa verse 105
14. Surah Al-Imran verse 161
15. Surah Al-Nisa verse 107
16. Surah Al-Nisa verse 109
17. Surah Al-Maida verse 13
18. Surah Al-Nisa verse 58 Mufti Muhammad Shafi Osmani, may God bless him and grant him peace
19. Surat al-Mutafifin verse number 1, 2, 3
20. Surah Al-A'raf verse number 85
21. Sahih al-Bukhari hadith number 33
22. Sahih al-Bukhari hadith number 3073
23. Sahih al-Bukhari hadith number 7151
24. Sahih Muslim Hadith No. 4743
25. Sunan Tirmidhi hadith number 1617
26. Mahmood-ul-Rashid Maduti, Maulana, Rashut Stani, Makkah Allama Iqbal Town Lahore 1998 p.86
27. Ibid, pp. 25, 87
28. Muhammed Taqi Usmani, Mufti, Huqqul-ul-Abd and Matters, Idara Talifat Ashrafiya, Fawarah Chak Multan Muharram Al-Haram 1426 p. 112
29. Ibid, p. 187
30. Ibid, pp. 112
31. Ibid, p. 316,
32. Ibid, p. 317
33. .33Ibn Majah hadith 419